"پیامِ صادق"

میرے مخدوم و محسن اپنے دل میں اشاعت اسلام کا ایک خاص جوش رکھتے ... اور مدت سے آپ کسی موقعہ کے منتظر تھے۔ اب خدا نے ان کے لئے ایک موقعہ نکالا تو آپ چل پڑے اللہ تعالےٰ اپنے صادق بندے کے ساتھ ہو۔

رپورٹ دورہ

نمبر ۱

ابتدائے سفر ناظرین کسی گذشتہ اخبار میں بعنوان "صادق دورہ پر" اس مضمون کو پڑھ چکے ہیں اور آگاہ ہو چکے ہیں۔ کہ عاجز راقم (مفتی محمد صادق اڈیٹر بدر) اطراف میں ایک دورہ کرنے کے واسطے یکم مارچ کو سفر پر روانہ ہوگا۔ سو وہ سفر ۲۶ فروری ۱۹۰۹ء کو شروع ہوا۔ کیونکہ وہ جمعہ کا دن تھا اور میں نے خیال کیا کہ بحکم آیت شریف فاذا قضیت الصلوٰة فانتشروا فی الارض وابتغوا من فضل اللہ واذکروا اللہ کثیراً لعلکم تفلحون۔ (سورہ جمعہ پارہ ۲۸ رکوع ۱۲)۔ ترجمہ۔ جب نماز (جمعہ) تمام کی جاوے تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ تعالےٰ کا فضل چاہو اور اللہ تعالیٰ کو بہت یاد کرو تاکہ تم مظفر و منصور ہو۔ ... ... سفر کے شروع کرنے کے واسطے یہ وقت سب سے زیادہ موزوں معلوم ہوتا ہے پس اللہ تعالےٰ کے فضل کو چاہتا ہوا میں بعد نماز جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح اور دیگر احباب سے رخصت ہوکر اور دعا کی درخواست کرکے خدا تعالےٰ پر توکل کرکے چل پڑا۔

اغراض سفر ایام جلسہ میں جیسا کہ بیرونی احباب سے مشورہ کیا گیا تھا۔ اور جیسا کہ کسی گذشتہ اخبار میں بھی لکھا گیا تھا۔ میرے اس سفر کی تحریک اس امر سے کی گئی ہے۔ کہ اخبار بدر کی اشاعت میں ترقی ہو۔ حضرت اقدس مرشدنا و مہدینا مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ علیٰ مطاعہ الصلوٰة والسلام مجھے فرمایا کرتے تھے۔ کہ آپ اخبار کی اشاعت کیواسطے دورہ کرو۔ اور دیگر احباب نے بھی کئی بار اس کیواسطے تحریک کی۔ مگر ہر امر کیواسطے ایک وقت ہوتا ہے اور خدا تعالیٰ کے علم میں یہی وقت تھا۔ کہ میں باہر نکل جاؤں سو اخبار کی اشاعت کی ترقی کے واسطے کوشش کرنا میرا ایک کام ہے اس کے علاوہ جہاں ضرورت ہو وعظ کرنا۔ جہاں انجمن نہ ہو وہاں اگر مناسب ہو۔ تو انجمن بنانے کی تحریک کرنا۔ جہاں انجمن بنی ہوئی ہو ان کے کاغذات اور رجسٹر دیکھ کر مناسب اصلاح کا مشورہ دینا۔ یہی میرے کام بظاہر اس سفر میں ہوں گے لیکن دراصل سب سے بڑا کام دعا کا ہے۔ لکھا ہے کہ مسافر کی دعا قبول ہوتی ہے اور یہ سفر بھی بالکل ریل کا سفر نہیں۔ بلکہ غالباً ریل سے زیادہ غیر ریل کا سفر ہے۔ جہاں بہت زیادہ پا چلنا پڑے گا۔ چنانچہ آج مجھے چھٹا دن ہے اور آج کل میں وہ بدہ پھر رہا ہوں۔ میں لمبے سفر کا عادی نہیں اور ساری عمر میں یہ دوسرا موقعہ ہے۔ کہ میں نے لمبے سفر کا ارادہ کیا ہے سچ تو یہ ہے۔ کہ اگر رضائے الٰہی کے حصول کا خیال دامنگیر نہ ہوتا۔ تو میں قادیان سے دار الامن اور حضور خلیفۃ المسیح اور دیگر بزرگان جن کی صحبت میں اور بال بچے۔ اس طرح اتنے وقت کے واسطے چشم گریاں الگ نہ ہوتا۔ میں بدر کی اصلاح دیکھا اصل میں اپنی ہی اصلاح مطلوب ہے۔

طلب دعا اس واسطے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ اور مہاجرین و انصار سے میری التماس ہے کہ وہ اس عاجز مسافر کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں کیونکہ اللہ تعالےٰ کے فضل کے سوائے میرے واسطے کوئی سہارا اور چارہ نہیں۔

پہلا مقام میرے سفر کا پہلا مقام سیکھواں میں ہوا۔ یہ جماعت احمدیہ کے مخلص احباب برادران جمال الدین امام الدین خیر الدین صاحبان کے ناموں کے سبب مشہور ہے۔ میرا پہلے ارادہ نہ تھا۔ کہ اس جگہ کوئی مقام ہو۔ کیونکہ یہ ایک چھوٹا سا گاؤں ہے مگر برادران موصوف کے اصرار کے سبب میں نے اس کو منظور کیا اور میرا یہاں آنا سفر کیواسطے ایک فال نیک ہوا۔ کیونکہ ان بھائیوں کے اخلاص اور محبت کے سبب میرے اغراض سفر میں مجھے یہاں بہت سی کامیابی ہوئی ان برادران موصوف اور ان کے ساتھی منشی عبد العزیز صاحب پٹواری مقام ہذا کا اخلاص اور فی سبیل اللہ کوششوں کو میں مدت سے دیکھ رہا ہوں حضرت اقدس مسیح موعود نے بارہا اپنی کتابوں میں ان کا ذکر بہت تعریف کے ساتھ کیا ہے بلکہ ایک دفعہ مجھے کہا تھا۔ کہ انہوں نے حضرت

(بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر پرنٹر پبلشر کے حکم سے باہتمام قاضی محمد ظہور الدین اکمل اسسٹنٹ منیجر چھپکر شایع ہوا۔

(کتبہ عاجز محمد حسن)

انہیں کی لڑکیاں اپنے الون کو دین کے راہ میں وقف کیا ہے اونیز یہ انعام آتہم میں ان ہی کے متعلق لکھا ہے۔ میں اپنی جماعت کی ہمت اور اخلاص پر تعجب کرتا ہوں کہ ان میں سے بہانت ہی کم معاش والے جیسے میان جمال الدین اور خیر الدین اور امام الدین کشمیری میرے گاؤن سے قریب رہنے والے ہین وہ تینوں غریب بھائی بھی جو شاید تین چار آنہ روزمزدوری کرتے ہین۔ سرگرمی سے ماہواری چندہ مین شریک ہین ان کے دوست میان عبد العزیز پٹواری کے اخلاص سے بھی مجھے تعجب ہے۔ کہ وہ باوجود قلت معاش کے ایک دن سو روپیہ دے گیا کہ مین چاہتا ہون کہ خدا کے راہ مین خرچ ہو جائے وہ سو روپیہ شاید اس غریب نے کئی برسون مین جمع کیا ہوگا مگر للہی جوش نے خدا کی رضا کا جوش دلایا۔

نیک فال نیک فال کا لینا شرعاً جائز ہے بیوی بچون کو خدا حافظ کہہ کر جب کہ مین اپنے گھر سے باہر نکلا۔ تو مخدومی مکرمی جناب حکیم فضل الدین صاحب بھیروی دروازہ پر کھڑے ملے جن کے مبارک نام سے مین نے نیک فال لی کہ یہ میرے واسطے موجب فضل دین ہوگا۔ خدا ایسا ہی کرے۔ آمین۔ پھر حکیم صاحب موصوف نے اور ان کے بعد برادرم مکرم اکبر شاہ خان صاحب نے بھی یہ معلوم کرکے کہ میرا پہلا مقام سیکھوان مین ہے۔ فرمایا۔ کہ یہ ایک نیک فال ہے کیونکہ اس لفظ مین سکھ کا مادہ موجود ہے اللہ تعالے آپ کو اس سفر مین سکھ سلامتی اور صحت کے ساتھ رکھیگا اور کامیاب کریگا۔ اے رب تو ایسا ہی کر میرے گناہون کو بخش۔ اور مجھے اپنی پاک رضامندیون کی راہون پر چلا۔ آمین ثم آمین

دعا قادیان سے چلتے وقت بعض احباب نے خصوصیت کے ساتھ دعا کے لئے فرمایا تھا۔ سو مین ان کیواسطے اور سب مہاجرین کیواسطے اور دیگر بیرونی احباب کے واسطے دعا کرنے مین مصروف ہون۔ حضرت خلیفۃ المسیح کے واسطے دعا کرتا ہون کیونکہ اس اہم عظیم الشان کام مین جو خدا نے ان کے سپرد کیا ہے یہی دعا ہے جس کے ذریعہ سے میرے جیسے کمزور اور عاجز بندے ان کی خدمت کر سکتے ہین اور دیگر دوستون کے لئے بھی دعا کرنے سے غافل نہین ہون۔ مگر راستہ مین جہان جہان سے ہوکر آ رہا ہون۔ بسبب اس کے کہ ان کے پاس تھوڑا سا قیام ہوا وہ دوست بھی بفضل الہی دعا کیواسطے یاد آ جاتے مین۔ سیکھوان۔ تلونڈی۔ ہرسیان کیواسطے دعا کرتا ہون اور قبولیت اللہ تعالے کے ہاتھ مین ہے۔

سیکھوان غرض پہلا مقام جو سیکھوان مین ہوا اس جگہ مردون اور عورتون نے جمع ہوکر وعظ سنا چونکہ پہلا ہی مقام تھا اور اس سفر مین پہلا ہی وعظ تھا اس لئے بسم اللہ الرحمن الرحیم کا وعظ کیا گیا [illegible] گیا کہ اگر کوئی سچے دل کے ساتھ ہر کام کے شروع مین بسم اللہ پڑھے اس کے مطابق اپنے تمام افعال اقوال حرکات سکنات خیالات کو بنالے اور اس کے سب کام رضائے الہی کے واسطے ہون جیسا کہ فی الحقیقت بسم اللہ کا مقصد ہے۔ تو یہ ایک آیت انسان کو نجات یافتہ بامراد بنا دیتی ہے۔ سیکھوان مین احباب مذکورہ بالا کے اخلاص کے سبب امید ہے زیادہ اخبار بدر کے واسطے نئے خریدار بنے۔ ایک شخص جو سلسلہ کے حالات سے ناواقف تھے ان کو جب سمجھایا گیا تو وہ داخل جماعت احمدیہ ہوئے بیعت کا خط لکھا ایک صاحب مہر ساون نام اس جگہ ہین ان کی ایمانی قوت کا ایک نشان قابل ذکر ہے وہ فرمانے لگے کہ کوئی چھ سال ہوئے ڈاکٹر نے مجھے کہا تھا کہ اب تمہاری آنکھ بند ہو جاوے گی۔ مین تب سے ہر جمعہ کو قادیان جاتا اور حضرت اقدس کا دامن اپنی آنکھ پر ملتا اس سے میری آنکھ کی قوت قائم رہی اس سے مجھے حضرت عیسے کا کلام یاد آیا۔ جو انہون نے ایک عورت کو کہا جس نے ان کے کرتے کا دامن چھوکر صحت پائی اور حضرت عیسیٰ نے اسے کہا کہ تیرے ایمان نے تجھے صحت دی۔ حضرت عیسیٰ نے تو اسے یہ بات جتلائی۔ مگر حضور علیہ السلام کے کپڑون سے اس کثرت کے ساتھ لوگ ہمیشہ برکت حاصل کرتے اور فائدہ اٹھاتے تھے کہ حضور نے کبھی کسی کو نہ جتلایا تھا خدا اس پر اس کے مطاع پر اس کی آل اولاد پر اس کی بیوی بچون پر اس کے خلفا اور اس کے معاونین اور انصار پر ہمیشہ بے شمار رحمتین اور برکتین نازل فرما۔ آمین ثم آمین

انجمن سیکھوان اس جگہ کوئی انجمن نہ تھی اس واسطے ایک باقاعدہ انجمن بنائی گئی۔ تاکہ چندے بآسانی وصول ہوکر باقاعدہ صدر مین پہنچتے رہین اور اس انجمن کے پریزیڈنٹ منشی عبد العزیز بنائے گئے اور سکرٹری منشی جمال الدین صاحب مقرر ہوئے اللہ تعالیٰ اس جماعت کو استقامت عطا فرماوے۔ آمین

مدرسہ سیکھوان مدرسہ سیکھوان جو قادیان کے مدرسہ تعلیم الاسلام کی شاخ ہے اس کا بھی مین نے معائنہ کیا اس کے مدرس منشی غلام محمد صاحب خوب ہوشیار اور مستعد آدمی ہین اور مدرسہ اچھی حالت مین ترقی کر رہا ہے۔ چار جماعتین ہین ان کے واسطے ایک عمارت بھی بن رہی ہے جسکی دیوارین قد آدم کھڑی ہو چکی ہین ایک رات مین سیکھوان مین رہ کر دوسرے دن تلونڈی چلا گیا جس کا ذکر اگلے نمبر مین انشاء اللہ کیا جاویگا۔

عفی اللہ عنہ ازدھرم کوٹ

ضروری تحریک

سالانہ کے موقعہ پر کئی احباب نے بچون کو مدرسہ تعلیم الاسلام مین تعلیم دلانے کے لئے بھیجنے [illegible] فرمایا تھا۔ مگر الا ماشاء اللہ اس وعدہ کا ایفا اب تک نہین ہوا۔ [illegible] مین سے تین ماہ کے قریب گذر گئے مین اس لئے سب احباب [illegible] خدمت مین مودبانہ التماس ہے کہ وہ اپنے بچون کو بھیجکر [illegible] وعدہ فرما دین ایسے بچون کا جو مدرسہ مین آنے والے ہین کبھی آنا اس لئے بھی ضروری ہے کہ وہ جماعت کے ساتھ چل سکین زیادہ حصہ سال کا گذرنے کے بعد آوینگے۔ تو پھر ممکن کہ کتابون کے اختلاف کی وجہ سے اور خصوصاً عربی اور دینیات کی تعلیم بالکل نئی ہونے کی وجہ سے وہ جماعت سے پیچھے رہ جاوین یہ عرضداشت صرف وعدہ کرنیوالے احباب کی خدمت مین ہی نہین بلکہ جملہ احمدی احباب کی خدمت مین ہے کہ وہ اپنے بچون کو تعلیم کے لئے یہان بھیجین اس سے نہ صرف ایک قومی انسٹیوٹیشن کو ہی تقویت پہونچتی ہے بلکہ بچون کی تعلیم مین بھی فائدہ پہونچتا ہے۔ یعنے علاوہ مروجہ تعلیم کے وہ دینی تعلیم بھی حاصل کر سکتے ہین جسکی ضرورت کو آجکل کی کل قومون نے محسوس کیا ہے۔ والسلام۔ محمد علی

مفصلہ ذیل کتابین ضرور منگوایئے

شہادت الفرقان۔ مولوی ابراہیم سیالکوٹی کی کتاب شہادت القرآن کا دندان شکن علمی جواب تازہ تصنیف قاضی اکمل صاحب۔ قیمت ۲/

معیار الصادقین۔ راستبازون کی پہچان کے اصول۔ مسیح موعود کے دعاوی کا ثبوت۔ قیمت ۳/

ظہور المسیح۔ اکثر مخالف کتابون کے اعتراضون کے جواب۔ وفات مسیح اور حضرت کے دعاوی کی نسبت کامل تشریح آیۃ استخلاف کی عجیب تفسیر کیگئی ہے قیمت ۲/

قرآن شریف مترجم از شاہ رفیع الدین جسکو سامنے رکھکر درس قرآن شریف لکھا جاتا ہے۔ قیمت [illegible]

آئینہ صداقت۔ حضرت اقدس کی وفات پر نہایت عجیب۔ قیمت ا/

مبادی الصرف۔ صرف عربی زبان کے لئے مختصر و جامع رسالہ

مکتوبات حضرت امیر المومنین درمنؓ

سوال ۔ مرزا صاحب کو آنجناب نے کس معیار سے صادق دریافت کیا ۔ اور میں کس ذریعہ سے دریافت کر سکتا ہوں اور وہ معیار یا ذریعہ سلف کے اعتقاد کے موافق ہے یا کوئی نیا اصول ہے اور مرزا صاحب نبی ہیں یا مجدد ۔ اور مثیل کس طرح پر اور مرزا صاحب نے دین اسلام کی کس قسم کی خدمت کی اور کامیاب ہوئے یا نہیں اور مسیح کی نسبت آنجناب کا کیا عقیدہ ہے وغیرہ وغیرہ

جواب ۔ مرزا کو میں نے ان تمام ذرائع سے صادق مانا جن ذرائع سے میں نے تمام راستبازوں کو بحمد اللہ راستباز مانا ہے آپ جس ذریعہ سے کسی کو صادق مانتے ہیں اسی ذریعہ سے تحقیق کرلو ۔ نیز استغفار ۔ لاحول ۔ درود اور الحمد شریف کی کثرت کرو اور خیرات کرکے دعائیں مانگو ۔ کہ الٰہی اس حق کو ظاہر فرمائے ۔ آمین یا رب العالمین ۔ تمام عقائد سلف میں جن کا بخاری میں ذکر ہے اور ابانہ و حصرۃ التجلی میں میں نے پڑھا ہے ۔ یا عقیدہ طحاویہ یا نونیہ ابن قیم میں مجھے پتہ لگا ہے اس کے مطابق پایا ۔ کوئی نیا اصل اسلام میں مرزا نے اضافہ نہیں کیا ۔ خدمت اسلام یہ کی ہے کہ مخالفان اسلام آریہ ۔ برہمو ۔ نصاریٰ ۔ نیچریوں اور سکھ قوم کو قطعاً ساکت کردیا ۔ اور کوئی شخص اگر اس کے اسلحہ سے کام لے ۔ تو ان لوگوں کے آگے یقیناً کامیاب ہو ۔

مسلمانوں میں ایک جماعت بنائی ۔ جو لڑکیوں کے ورثے اپنے حق اللہ اور حق العباد کے خیال میں گونہ ممتاز ہے اور ترقی کر رہی ہے ۔ حج کو ہم لوگ ضروری فرض بشرط استطاعت یقین کرتے ہیں ۔ وغیرہ وغیرہ کا مطلب میں نہیں سمجھا ۔

والسلام ۔ نور الدین

(۲) مومن کو دنیا و دین دونوں کی ضرورت ہے ۔ ربنا اتنا فی الدنیا حسنۃ و فی الآخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار کی پاک دعا قرآن مجید میں ہے ۔ دونوں نہ یادہ ایک طرف جھکنا یا جہل ہے یا فریب نفس یا جنون ہے ۔ آپ بہت استغفار ۔ لاحول ۔ درود ۔ سورہ فاتحہ پڑھیں ۔ اور اچھے نیک لڑکوں کے ساتھ رہیں اور صحبت صلحاء ہاتھ سے نہ دیں ۔

(۳) سچے مومن کو نہ اللہ تعالیٰ ذلیل کرتا ہے اور نہ اس کی امداد سے دریغ ہوتی ہے ۔ ان دو آیتوں پر غور کرو للہ العزۃ ولرسولہ وللمومنین ۔ انا لننصر رسلنا والذین امنوا فی الحیوۃ الدنیا ۔ مرزا کا معاملہ خطرناک ہے ۔ مرزا الہام کا مدعی اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جھوٹے مدعی الہام سے بڑھ کر کوئی ظالم نہیں ۔ قرآن کریم میں ہے ۔ ومن اظلم ممن افتری علی اللہ کذبا ۔ پھر کیونکر ہوسکتا ہے کہ کوئی کہے کہ میں مرزا کو برا نہیں کہتا اور پھر دعوے کو نہیں مانتا ۔ بہر حال میں ایسے نکاح کا مجوز نہیں[1] ۔

اکمل کا پیام ایک دوست کے نام

آ کہ یہ مال نثارِ شہِ خوبان کردیں
مال کیا چیز ہے قربان دل و جاں کردیں

رات کو اٹھ کے تہجد میں دعائیں مانگیں
مشکلیں راہ میں جتنی ہیں وہ آساں کردیں

ظلمتیں ظلم کی کافور سبھی ہوجائیں
نورِ ایمان کی جو اک شمع فروزاں کردیں

حق کی توحید کا ہو جوش کچھ ایسا دل میں
جتنے کافر ہیں جہان میں وہ مسلماں کردیں

لا کی تلوار سے جو بت ہیں مٹا دیں انکو
ذات اللہ کو دنیا میں نمایاں کردیں

زلفیں بکھری ہوئیں دیکھی ہیں جو اس حق رو کی
آ کہ اس خوابِ پریشان کو پریشاں کردیں

صیقلِ عشق سے ہم قلب کو دیں ایسی جلا
آئینہ سازی میں ہر ایک کو حیراں کردیں

اپنی شیریں سخنی کا یہ دکھائیں اعجاز
گالیاں دیتے ہیں جو ان کو ثنا خواں کردیں

پھول جھڑتے ہیں دہن سے جو کبھی گویا ہوں
گویا محفل کو ہم اک صحنِ گلستاں کردیں

خانۂ دل کو ہم اغیار سے خالی کرکے
اپنے محبوبِ طرحدار کو مہماں کردیں

نہ رہے چور کا ڈر اور نہ رہزن کا خطر
آ کہ اپنے تئیں ہم بے سر و ساماں کردیں

لے کے ہاتھوں میں اولوالعزمی کا گرز گراں
ہم جواں مردی سے سرکوبیٔ شیطاں کردیں

عرشِ بلقیسِ معارف کو اڑا لائیں ہم
زندہ اعجازِ غلامانِ سلیماں کردیں

بہتری خلق کی مقصود نہیں اپنا
جتنی اوقات ہے کر وہ وقف بہ ایماں کردیں

کوچۂ یار میں فریاد کریں کچھ ایسی
حشر زا شور سے دشمن کو ہراساں کردیں

سوز ہو درد ہو اشعار میں ایسا اکمل
پیارے محمود کو بھی آج غزلخواں کردیں

سرودِ محمود

قصۂ ہجر دنوا ہوش میں آلوں تو کہوں
بات بھی ہے سیر پیر جو پالوں تو کہوں

عشق میں اک گلِ نازک کے ہوا ہوں مجنوں
دھجیاں جامۂ تن کی میں اڑا لوں تو کہوں

حالِ دل کہنے نہیں دیتی یہ بیتابیٔ دل
آؤ سینہ سے تمہیں اپنے لگالوں تو کہوں

حال یوں ان سے کہوں جس سے وہ بیتاب ہو جائیں
کوئی چبھتی ہوئی میں بات بنالوں تو کہوں

شرم آتی ہے یہ کہتے کہ نہیں ملتا تو
تیری تصویر کو میں دل سے مٹا لوں تو کہوں

وہ مزا ہے غمِ دلبر میں کہ کہتا ہوں میں
رنجِ فرقت کوئی دن اور اٹھالوں تو کہوں

رازداں اس کی نسکائت ہو اسی کے آگے
اسکی تصویر کو آنکھوں سے ہٹالوں تو کہوں

سخت ڈرتا ہوں میں اظہار محبت کرتے
پہلے اس شوخ سے میں عہدِ وفا لوں تو کہوں

وہ خفا ہیں کہ بلا پوچھے چلا آیا کیوں
یاں ہے یہ فکر کوئی بات بنالوں تو کہوں

تیرے یوسف کا مجھے خوب پتہ ہے اے دل
کوئی دن اور کہیں تجھ کو جھکا لوں تو کہوں

دل نہیں ہے یہ تو ہے لعل دہن افعی ہے
دل کو اس زلف سیہ سے جو چھڑالوں تو کہوں

چہرہ دکھلائے مجھے صدقہ میں ان آنکھوں کے
دامن ان کا کبھی آنکھوں سے لگالوں تو کہوں

جان جائیگی پہ چھوڑیگا نہ دامن تیرا
پتے تسکی کے میں دو چار جلا دوں تو کہوں

یا الٰہی تیری الفت میں ہوا ہوں مجنوں
خواب میں ہی کبھی اس کو جو میں پالوں تو کہوں

* راجہ تو تاکم

---

[1] سوال یہ تھا کہ غیر احمدی جو حضرت اقدس کو برا نہ کہے

ایڈیٹوریل

کیا سلطان المعظم ہمارے خلیفہ ہیں

حکیم ابوالبرکات محمد عبد الرؤف صاحب داناپوری نے قریباً ساٹھ صفحہ کا ایک عمدہ دبیز چکنے کاغذ پر خوشخط چھپا ہوا آٹھ آنے کا رسالہ چھپوایا ہے۔ جس میں آپ کی وہ تقریر درج ہے جو انہوں عطائے ترکی پارلیمنٹ کے موقع پر تاجران چرم کلکتہ کے عظیم الشان جلسہ میں کی۔

آپ نے ایام جاہلیت سے اس قصے کو شروع کیا کہ کس طرح ایک بادشاہ قادر مطلق ہوتا تھا اور اپنی معمولی سی خوشی یا دوا کے لئے ہزاروں آدمیوں کی گردن مار دیتا تھا اور کیونکر اپنی رعایا پر حد سے بڑھے ہوئے اختیار رکھتا تھا۔ کلیب بن لبید نے حکم دے رکھا تھا کہ یہاں تک میرے کتے کی آوازات کو پہونچتی ہے کوئی شخص بلا اجازت رستہ نہ چلے

روم میں جمہوری سلطنت تھی مگر ان کے امراء کے مشاغل سے معلوم ہو سکتا ہے کہ وہ کہاں تک انصاف و رحم سے کام لینے والے کیونکہ آدمی اور شیر کو چھیڑ کر تماشا دیکھتے تھے کہ کیونکر شیر آدمی کو چیرتا ہے یہی حال ایرانیوں کی سلطنت کا تھا جہاں کیومرث کے بعد یزدگرد کے وقت تک پورے دو سو برس تک کوئی حکمران ہی نہیں ہو سکا۔ فراعنہ مصر پھر اور بھی خصوصاً وہ فرعون جس کا مقابلہ حضرت موسے سے تھا اس کی خودمختاری اسی سے عیاں ہے۔ کہ الیس لی ملک مصر کی آواز دے کر انا ربکم الاعلی کا ادعا کرتا تھا۔ یہ تو پچھلے زمانے کی باتیں ہیں۔ ربیت کا لامہ ابھی تک خدا سمجھا جاتا ہے ابھی تھوڑے ہی دن ہوئے شہنشاہ جاپان بھی ایسا ہی سمجھا جاتا تھا۔ روس میں جو کچھ ہوتا رہا ہے وہ کسی سے مخفی نہیں۔ لیکن آخر اسلام نے اسکی اصلاح کی۔ بحکم امرہم شوری بینہم اور شاورہم فی الامر مجلس شوری کی بنیاد ڈالی اور اس کے مقدس نبی نے صاف فرمایا کہ اذا امرتکم بشئ من دائی فانما انا بشر۔ چنانچہ مہمات امور میں اکابر صحابہ سے ضرور مشورہ فرمایا کرتے تھے۔

یہ محض اسلام ہی کا خاصہ ہے کہ وہ بادشاہ کیلئے شوری کو ضروری قرار دیتا ہے یہاں تک کہ ایک برگزیدہ نبی کو بھی اس سے مستغنی نہیں سمجھا جاتا اور مستغنے نہیں کیا گیا اسی ارشاد کی ماتحت خلفاء راشدین کا بھی یہی دستور العمل رہا مسلمانوں میں حریت کا یہاں تک لحاظ تھا کہ باوجودیکہ یزید ایک با اختیار بادشاہ تھا مگر جب مسلمانوں نے دیکھا کہ وہ اس قابل نہیں۔ تو عبداللہ بن زبیر کو اپنا حاکم سمجھ لیا۔ (اور امام حسین رضی اللہ عنہ نے جو کچھ اس وقت ایک مثال قائم کی۔ وہ تو سب کو معلوم ہے) پھر یہ دستور بنی امیہ کی شخصی سلطنتوں میں ہی اپنا رنگ دکھاتا رہا اور صرف عرب و عجم میں نہیں بلکہ ہندمیں ہی ہم اکبر کے نورتن وغیرہ دیکھتے ہیں۔ پس سلطان المعظم اپنی قوم کو کیوں پارلیمنٹ نہ دیتے اور پھر یہ پارلیمنٹ اس طریق سے عطا کی۔ کہ یورپ کی دوسری سلطنتوں کے مقابل میں بہت ہی سستی پڑی ہے

اس کے بعد آپنے حجاز ریلوے کے فوائد اور اس کے سٹیشنوں کی مقدس مقامات سے وابستگی دکھلاتے ہوئے یہ بحث شروع کردی کہ سلطان سے ہمیں کیا تعلق ہے اس میں تو کچھ شک نہیں کہ انما المومنون اخوۃ اور المومنون کرجل واحد کے اصل کے مطابق ترک ہمارے بھائی ہیں اور مقدس مقامات کے محافظ ہونے کی وجہ سے واجب التعظیم ہیں مگر اس سے یہ نتیجہ نکالنا کہ وہ خلیفۃ المسلمین ہیں میری سمجھ میں نہیں آیا۔ یہ تو صحیح ہے کہ اسلام میں ایک امام کا ہونا ضروری ہے کیونکہ ارشاد نبوی ہے من مات ولم یعرف امام زمانہ فقد مات میتۃ الجاھلیۃ۔ اور وہ امام ہونا بھی ایک ہی چاہیئے کیونکہ اس طرح وحدت قائم نہیں رہ سکتی۔ لیکن یہ کہنا کہ وہ امام سلطان المعظم ہیں کیونکر درست ہو سکتا ہے۔ جبکہ ان کی امامت کا کوئی ثبوت ہمارے پاس موجود نہیں۔ پولیٹیکل تعلقات کے لحاظ سے تو ہم الحمدللہ سرکار انگریزی کی ماتحت ہیں جس کے عہد معدلت مہد میں تمام برٹش ایمپائر کے ماتحت تمام مسلمان شہادت دے سکتے ہیں کہ نہایت ہی امن و آرام پایا ہے خصوصاً سلسلہ احمدیہ کے افراد کاہر موئے تن زبان بن کر اپنی محسن گورنمنٹ کا شکریہ ادا کر رہا ہے کیونکہ ہمارے لئے کسی اسلامی سلطنت میں امن سے رہنا تو درکنار نظر بر موجودہ طرز عمل مسلمانان یہ کہنا بھی غلط نہیں کہ زندہ رہنا دشوار تھا۔ پس ہم اپنے دنیوی مقاصد کو سلطان المعظم کی گورنمنٹ سے وابستہ نہیں کہہ سکتے باقی رہا دین سو وہ خود کسی کا مقلد ہے وہ کسی کا کیا امام بنیگا امام وہی ہو سکتا ہے جو خدا کی طرف سے مامور ہو اور مؤید من اللہ ہو اور سلطان المعظم کو اس کا دعوے نہیں۔ پس وہ ہمارے دینی پیشوا کس طرح قرار دئے جا سکتے ہیں۔ اسلام قبر پرست نہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے روضہ مقدسہ کے مجاور یا محافظ کو ہم اپنا پیر قرار دے لیں۔ ہم تو اس کو اپنا مرشد تسلیم کریں گے۔ جو یتلوا علیہم آیاتہ ویزکیہم ویعلمہم الکتاب والحکمۃ کی شان دکھاتا ہو۔ ہم اپنے مکرم بھائی عبدالرؤف کو مژدہ دیتے ہیں کہ ایسا امام آچکا ہے جس نے اللہ تعالی کی آیات ہمیں پڑھ کر سنائیں کوئی ہفتہ خالی نہیں جاتا تھا کہ ہم اللہ کا نشان نہ دیکھ لیتے تھے اس نے ہمیں قرآن مجید اللہ اس کے احکام کی حکمتیں سکھائیں اور خود نمونہ بن کر دکھایا کہ سچا مسلمان کیسا ہوتا ہے اس نے تمام مختلف مسائل کو اپنے قول و فعل سے صاف کر دیا اس نے چار لاکھ آدمی کا تزکیہ نفوس کر کے ایک ممتاز جماعت بنا دی جو اپنے نیک نمونہ کی وجہ سے شہداء اللہ فی الارض ہے

پس ہم ہندیوں کا ملکی پیشوا تو قیصر معظم بالقابہ ہے جیسے کہ روئے زمین کے اور مسلمانوں کے لئے اپنا اپنا حاکم۔ اور دینی پیشوا سلطان القلم مسیح العرب والعجم میرزا غلام احمد صلے اللہ علیہ وسلم ہے جس کے پاس امامت کی سند بارگاہ خداوندی کی لکھی ہوئی موجود تھی اور جو قرآن کریم کی آیات اور نبی رحیم کی احادیث کے مطابق تمام جہان کے لوگوں اور ساری دنیا کے مسلمانوں کا مفترض الطاعۃ سردار و پیشوا تھا۔ بعض اعتراضوں سے بچنے کے لئے آپ سلطان المعظم کو خلیفہ نہیں سردار و پیشوا قرار دیتے ہیں۔ مگر میں پوچھتا ہوں کس بات میں؟ نہ ہمارا ملکی تعلق ان سے وابستہ اور نہ وابستگی مفید اور نہ دینی امامت کی ان میں صلاحیت و قابلیت موجود پس خواہ مخواہ کیوں ہندی مسلمانوں کی طبائع کو متفرق اور شاہ شطرنج کی مثال کو تازہ کیا جاتا ہے۔

الشعراء تلامیذ الرحمان

مولوی ذکاء اللہ صاحب مشہور انشا پرداز نے ایک مضمون لکھا ہے جس کا کچھ اقتباس میں متفرق مقامات سے دیتا ہوں۔ کہ وہ لوگ جو ہر ایک شاعر کو یکساں بیکار اور نکما۔ بزدل اور منافق اور قوم کی کشتی کو بحر تنزل میں غرق کرنیوالا سمجھتے ہیں۔ اپنی رائے پر نظر ثانی کرسکیں وہ غور کریں کہ شاعر نہ صرف فی حد ذاتہ ایک قیمتی وجود ہے بلکہ وہ یقیناً مدبر اور مبارز سے بھی پبلک کے لئے مفید ثابت ہو سکتا ہے۔

(۱) نہایت قابل قدر کے سچی خدمات ترقی پر نسبت مبارز و مدبر کے شاعر بجالاتا ہے۔ شاعر سے مراد میری تک باندھنے والے اور قافیہ سنج و سخن ساز سے نہیں ہے بلکہ اس شخص سے مراد ہے جو صداقت و حسانت کی پیغمبری نہایت شوق سے کرتا ہے ایسا شاعر انسان کی روح سے باتیں کرتا ہے وہ اس کو کمینہ جذبات ذلیل اور رذیل حرکات سے جدا کرتا ہے نفاست پاکیزگی نیکی کے ساتھ وصل دیتا ہے وہ روح کی درماندگی اور تشنگی کو حسن و جمال کے ابدی چشمہ سے فرو کرتا ہے روح غیر فانی کے کان میں شاعر یہ صدا پہونچا تا رہتا ہے کہ دنیا ہماری دار القرار نہیں ہے یہاں سے

جاتا ضرور رہیگا [illegible] روح کے کان میں آتی معلوم ہوتی وہ آزاد [illegible] مادی کاموں میں حرص و ہوس میں پھنس کر احمق اور عقل سے خارج ہوتی۔ شاعر ہمیشہ یاد دلاتا رہتا ہے کہ بارے لئے ایک مقام بلند ہے۔ جس تک پہونچنے کے لئے راہ وہ بتاتا ہے۔ ہماری زندگی تین طرح کی ہے ایک جسمانی دوسری عقلی تیسری اخلاقی ان تینوں میں آخری حیات جاودانی ہے باقی فانی ہیں۔ مبارز۔ جسمانی حیات کے حصہ کا کام۔ مدبر عقلی حیات کے حصہ کا کام۔ شاعر اخلاقی حیات کے حصہ کا کام جو جاودانی ہے کرتا رہتا ہے اسی وجہ سے ان تینوں میں شاعر کو بہتر و برتر جانتا ہوں۔

(۲) یہ سوال بہی بڑے طمطراق سے پیش کیا جاتا ہے شاعر اوباش رند مشرب۔ مہرے انسان سے متنفر نہیں ہوتے ہیں اس کے جواب میں کہوں گا کہ ہاں بے شک ہوتے ہیں مگر اس کے ساتھہ یہ سوال پوچھوں گا کہ کیا مبارز وحشی درندے اور مدبر احمق نہیں ہوتے۔ میرا دوست اس سبب سے بڑے مغالطہ میں پڑا کہ اس نے شاعر کا برا نمونہ لیا اور اس پر اپنی رائے کا حکم لگایا ہم کو چاہیئے کہ بزرگ مبارز۔ دانشور مدبر۔ سچے شاعر کے درمیان فیصلہ کریں نہ یہ کہ ان میں سے کسی ایک کا برا نمونہ لیکر اس پہ مباحثہ کریں۔

اب میں تینوں کا اعلیٰ نمونہ لیکر اپنی رائے کا حکم یہ لگاتا ہوں کہ مبارز۔ مدبر کی بہ نسبت شاعر کی دارالسلطنت روح ہے جیسے جسم و دماغ پر روح کو برتری ہے ایسے ہی مبارز و مدبر پر شاعر کو بالاتری ہے۔ مبارز اپنے قانون کو خون سے لکھتا ہے۔ مدبر اپنے قانون کو قرطاس پر تحریر کرتا ہے۔ شاعر اپنے قانون عالمگیر کو انسان کے دل پر نقش کالحجر بناتا ہے۔ جب تک روح کو بقا ہے شاعر کے قانون کو فنا نہیں۔ اس کے کل قوانین مسانت و موزونیت کے ہوتے ہیں۔ مبارز کا قانون اس کے ساتھہ رخصت ہوتا ہے جس روز سے اس نے کام کیا تہا وہ پراگندہ و معدوم و فراموش ہو جاتا ہے۔ مدبر کا قانون اس قرطاس کے ساتھہ فنا ہوتا ہے جس پر اس نے لکہا تہا۔ ایک قانون دوسرے قانون کو ہمیشہ منسوخ کرتا رہتا ہے وہ ایک دوسرے کے آگے پیچھے سمندر کی لہروں کی طرح آتے جاتے رہتے ہیں مگر شاعر کے قانون کو فنا نہیں وہ جب تک باقی رہیگا اس کا زمان باقی رہے گا۔ سکندر کے کام اب کہاں ہیں کہیں ان کا پتہ نہیں لگتا۔ سولن کے قوانین اب کہاں ہیں کہاں جاری ہیں کون ان پر عمل کرتا رہتا ہے۔ مگر ہومر شاعر کی کتاب اب تک ایسی زندہ و نو عمر ہے کہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ کل ہی تصنیف ہوئی ہے۔ سکندر و سولن کا نام فراموش ہو جائیگا مگر ہومر [illegible] کبھی یاد سے نہیں جائیگا۔

(۳) شاعر دونوں مبارز و مدبر سے برتر ہے اس لئے کہ شاعر کامل کی خصلت میں مبارز و مدبر کی خصلتیں دونوں شامل ہیں مملکت جسموں و دماغوں سے منتظم نہیں ہوتی وہ اہل ملک کی روحوں کی آزادی سے مقوم ہوتی ہے۔ روح کے لئے قانون بنانے کا کام عمدہ طور سے شاعر ہی انجام دیتا ہے۔ بہلا کوئی نوشتہ قوانین روحانی کا ایسا پیش تو کرے جیسا کہ شعرا کا کلام روبرو کرتا ہے۔ کون سے قوانین ایسے ہیں کہ ان میں پند دل بند و دل پسند تازہ و پاکیزہ ایسی ہوں جیسی رومی و سنائی کے کلام میں ان کے کلام میں وہ سب باتیں جمع ہیں جو مجلس عقل کی شمع ہیں۔ وہ روح کے لئے غذا ہیں۔ دل مجروح کی دوا ہیں۔ عاقل اس کو قوت جان جانتے ہیں۔ عارف ان کو اپنی روان بہتر مانتے ہیں۔ کیا ہم نہیں جانتے کہ شعرا کے اشعار و رجز نے میدان جنگ میں مردوں کو اس طرح لڑایا جس طرح کوئی جوانمرد مبارز لڑاتا ہے۔ کون ہے اس میں شک کرتا ہے کہ شاعر کا دل مبارز کا دل نہ تہا۔ کون اس کو یقین نہیں کرتا کہ لشکروں کو ایسے حال میں کہ اس میں رمق جان باقی تہی۔ اور نبضیں چہوٹ رہی ہیں کہ کلام شعرا نے ان کے دلوں میں وہ برقی اثر کیا کہ وہ بالکل تازہ و توانا ہو کر اپنی آزادی کے اپنے حقوق کے لئے ہنگامہ آرا ہوئے اور رزم و پیکار کے درپے۔ شاعر اس کے سوا ایک اور معنی کر بہی مبارز ہے کہ وہ بدی کے دیو سے جو انسان کا سخت دشمن جان ہے ہمیشہ لڑتا ہے۔ یہ دیو طرح طرح کے بہیس بدل کر اس کے سامنے آتا ہے کبہی دروغ کے لباس میں۔ کبہی تظلم و ستم و جور و جفا کے روپ میں کبہی توہمات باطلہ۔ ریا۔ خود غرضی کی پوشاک میں۔ خواہ وہ کسی بہیس میں آئے۔ شاعر اس کے زیر کرنے میں اپنی سعی کو متواتر کام میں لاتا ہے اور کبہی اس سے باز نہیں رہتا اسکی زندگی ایک جنگ ہے۔ جو ہمیشہ اس دیو کے ساتھہ رہتی ہے وہ ہمہ تن اس میں ساعی رہتا ہے اور کبہی اس فکر سے خالی نہیں ہوتا کہ نیکی کی سلطنت و سطوت کو دنیا میں قائم کردوں۔ وہ اس جنگ میں جو اپنی سرگرمی اور گرم جوشی دکہاتا ہے۔ اس کے آگے مبارز کی گرم جوشی میدان جنگ میں . . . . ہیچ ہے۔ وہ مقدس علم کے نیچے کہڑا رہتا ہے۔ غم و الم سہتا ہے موت کا سامنا کرتا ہے بیشک و شبہ شاعر مبارز ہوتا ہے۔ مجہہ تعجب ہے کہ آجتک کسی مقرر نے زبان سے یہ نہیں ارشاد فرمایا کہ . . . . خود مبارز و مدبر دونو اپنے سے برتر شاعر کو مانتے ہیں۔

(۴) سب سے زیادہ شاعر کی خصلت اشرف و افضل ہے جیسا بقا کو فنا پر شرف حاصل ہے ایسا ہی شاعر کو مبارز پر شرف حاصل ہے جیسے کہ دانشوری سے حسن خلق افضل ہے ایسا ہی مدبر سے شاعر افضل ہے۔ مبارز جو نیک کام کرتا ہے اس کا میلان اسی طرف ہوتا ہے کہ برائی آخر کار اس سے پیدا ہو مبارز حب جاہ و شان و شکوہ کی نمود کے لئے نیک کام کرتا ہے اس لئے وہ اپنی اغراض نفسانی پر مبنی ہوتا ہے مدبر جب نیک کام کی پیروی میں سرگرمی کرتا ہے کہ ضرورت اس کی داعی ہوتی ہے اس لئے وہ بہی خود غرضی سے خالی نہیں ہوتی۔ مگر شاعر راستی پرست ہوتا ہے۔ وہ نیک کام فقط راستی ہی کی خاطر سے کرتا ہے جب تک ہوا نفسانی و غرض پرستی سے اپنے تئیں پاک نہیں کرتا وہ کامل شاعر [illegible] نہیں ہوتا۔

(۵) اپنے بیان کی تصدیق نفس الامری صورت میں گذارش کرتا ہوں۔ میں انگلستان کی تاریخ میں سے بہت بڑا جنگ باز مبارز اور حکیم مدبر و شاعر انتخاب کرتا ہوں۔ کرومویل کو شجاع کامل۔ بیکن کو حکیم و مدبر کامل۔ شیکسپیر کو شاعر کامل تمثیل کے لئے لیتا ہوں۔ ان تینوں کاملین کا زمانہ قریب قریب تہا۔ زمانہ کا اثر ان سب پہ یکسان تہا۔ اب سوال یہ ہے کہ کرومویل نے اپنے ملک کے لئے کیا کیا بے شک اس نے انگلستان کی پولٹیکل عظمت کو معراج پر پہونچایا۔ دشمنوں کو پامال کیا۔ ملک کے انتظام سے جو لوگ ناراض تہے ان کے دلوں میں دہشت اور ہیبت بٹہائی۔ انگلستان کی بڑی سلطنت و سطوت اول اول اسی نے ایسی حاصل کی کہ جو اس زمانہ سے اس زمانہ تک ساری دنیا پر سبقت لیجاتی ہے اب ہم کو دیکھنا چاہیئے۔ کہ اس نے جو قاعدہ مطلق العنانی و خودسری کا بنایا اس سے کیا آگے پیش آیا اس سے سپاہیانہ خودسری اوباشی۔ لامذہبی۔ غلامی اخلاق میں پیدا ہوئی اگر کرومویل کے قدموں کے تلے اہل انگلستان نہ روندے گئے ہوتے۔ تو چارلس دوم کبہی انگلستان کو بداخلاق نہ بنا سکتا ایسے ہی مال اور فتحمندوں کی فتح کے لئے بہی ہوتے ہیں ہر ملک کی تاریخ میں اس کی مثالیں موجود ہیں جس کا جی چاہے انہیں پڑہ لے جس سرزمین کو مبارز اپنے آہنی قدم سے الٹ پلٹ کرتا ہے وہاں زہریلی وبا پیدا کرنے والے عفونت ایسے ہوتے ہیں کہ اپنے گرد کی ساری ہوا کو مسموم کر دیتے ہیں اور معصیت و عصیان کے پہل لاتے ہیں۔ پس یہ کامل شجاع کے کام کی کیفیت ہے۔ اب مدبر پر متوجہ ہوجئے۔

ـت کو تسلیم کرتا ہون کہ انگلستان مین
ـت مدبر فرزانہ بیکن کی برابر نہین
ـسفہ قائم کیا جو اچھی طرح مطالعہ اور سمجھی
طرح سمجھا جاوے تو نہائت عمدہ صفات رکھتا ہے۔ مگر اس نے اہل انگلستان کے لئے کیا کیا۔ اول تو حضرت بیکن خود ہی ایک نہائت رذیل اور کمینہ خصلت کے نمونہ تھے ان کے فلسفہ نے سارے یورپ کی تصنیفات کو مشتبہ بنایا۔ اگرچہ اس نے کفر کو نہین پھیلایا۔ مگر تاریکی کو ضرور پھیلایا۔ اسی نے ہیوم کو بے اعتقاد بنایا اور اس کے کفر آمیز مسائل کو رواج دیا آخر صدی مین اسی کے فلسفے نے اس مسئلہ کو شائع کر رکھا ہے کہ آدمی نیک و بد کام فقط اپنی ذاتی سود و بہبود کے لئے کرتا ہے۔ مین نہ بیکن کے ذمہ الزام لگاتا ہون نہ اس کے فلسفہ پر تبرا بھیجتا ہون بلکہ میری غرض اس بیان سے یہ ہے کہ نری عقلی تعلیم بے فائدہ و بے کار و مضر ہوتی ہے وہ دماغ کو ایسا پر کر دیتی ہے کہ جس سے دل بے حس ہو جاتا ہے آدمی دانشمند بغیر نیک ہونے کے ہو جاتا ہے۔

اب شیکسپیر کی ذات سے جو فائدے ہوئے انہین خیال کیجئے۔ کہ محبت قومی و حب الوطنی۔ ملک کے بہی خواہی انسان کی خیر خواہی۔ فیاضی۔ اعلےٰ درجہ کے فلسفیانہ خیالات۔ اس دار الفنا سے ہزارون درجہ دار البقا کا اچھا جاننا اس کے لئے تیاری کرنا یہ سب باتین اس نے سکھائین۔ مبادا ایک آدمی کو دوسرے آدمی سے وابستہ لفظ حکم بول کر کرتا ہے جس میں ایک حکومت پائی جاتی ہے۔ مدبر ایک آدمی کو دوسرے آدمی کے ساتھ پیوستہ ان کی باہمی تعلقات و اغراض کے سبب سے کرتا ہے۔ شاعر رشتہ مند محبت و ہمدردی برادری کے سبب سے کرتا ہے جسکو نہ حکومت نہ طاقت توڑ سکتی ہے اب تم عنائت فرما کر ان تینون کو دم دیں۔ بیکن شیکسپیر کو پہلو بہ پہلو بٹھا کے دیکھو اور ان مین انتخاب کرو۔ تو جو سوال معرض مباحثہ مین ہے۔ اس کا جواب خود بخود تمہارے ذہن مین آجاویگا۔ پھر اور کوئی ایسا شبہ باقی نہ رہیگا۔ کہ جس کے سبب سے اس بات مین تامل ہو کہ مبارز و مدبر کو ایک زمانہ پیدا کرتا ہے اور جب وہ زمانہ خود فنا ہو جاتا ہے تو اس کے ساتھ وہ بھی فنا ہو جاتے ہین۔ مگر شاعر اپنے کلام کے اثرون کو دنیا کے دلون پر وہ جاتے ہین کہ جب تک دنیا مین انسان کامل فنا ہو کر زمانہ کی قبر مین دفن نہین ہوگا وہ اس کے ساتھ سلامت و قائم رہین گے۔ مصرعہ

شکر ارباب سخن باقیست تا عالم بجاست

کیا شادی خانہ بربادی ہے؟

"خاتون عصمت نے ایک نہائت ضروری مضمون کیطرف توجہ دلائی ہے جو ولا تمسکوہن ضرارا اور و عاشروہن بالمعروف کی تفسیر ہے واقعی ہمارا فرض ہے کہ ہم اس کے متعلق مقدور بھر کوشش کرین اور ہم مین جو کمزوری ہے اسکی اصلاح کرلین۔ مضمون کا طرز تحریر بعض مقامات پر افراط کا پہلو لئے ہوئے کہا جا سکتا ہے مگر جو مظلوم ہو میرے خیال اسے کچھ کہہ لینے کا حق حاصل ہے" (اڈیٹر)

دل ہی تو ہے نہ سنگ و خشت درد سے بھر نہ آئے کیون
روئین گے ہم ہزار بار کوئی ہمین رلائے کیون

حضرات ناظرین! ان میرے معزز بہائی بہنیں یہ سن کر نہیں میرا قائم کردہ اوپر کا عنوان مضمون پڑھ کر نہائت متعجب ہون گے کہ لوگ خانہ آبادی کہا کرتے ہین۔ مگر عجب کہ اس نئے زمانہ مین جہان! زمین نے اپنے مخفی خزانے اگلے کہین یہ مخفی نام شادی کا ہی تو نہین اگل دیا ہو مگر نہین صاحبو! اس نا ہونہ زمانہ مین بعض واقعات کے لحاظ سے یہ بات سچ ہے کہ شادی خانہ آبادی نہین بلکہ خانہ بربادی ہے افسوس کہ وہ خدا کا برگزیدہ غمگسار بنی نوع انسان بالخصوص ہمدرد نسوان مسیح الزمان علیہ الرضوان ہماری بدقسمتی سے خدا تعالیٰ کی خاص حکمتون کے ماتحت دنیا مین تھوڑی مدت رہا ورنہ امید تھی کہ ان حق تلفیون کا بالکل انسداد ہو جاتا اور اسلام کا چہرہ جو قسم قسم کی خود غرضیون اور ملک و قوم کی رسمون اور عادتون کے پردون مین چھپا ہوا ہے جلد نظر آجاتا۔ میرا یہ مطلب نہ سمجھا جاوے کہ ہم احمدیون مین خصوصیت سے کوئی نقص ہے اور ان مین معاذ اللہ حضرت صاحب کے بعد اسلام کے حقوق کی پوری پوری نگرانی نہین ہوتی بلکہ عام لوگون کی حالت کو زیر نظر رکھ کر یہ مضمون لکھتی ہون اور نہائت زور سے اپنے اہل قلم بزرگون سے اپیل کرتی ہون کہ وہ اگر حقوق نسوان کے زیادہ حامی نہین تو کم از کم مردون کے مظالم سے تو عورتون کو نجات بخشین۔ کیونکہ ہماری تمام آسائشین اور راحتین آپ ہی کی مہربانیون سے وابستہ ہین اگر آپ لوگ ہمارے ہمدرد نہین۔ تو یہ طبقہ دنیا تو ہمارے لئے نمونہ دوزخ بن رہا ہے جسکی چند ایک مثالین مفصلہ ذیل بیان کرتی ہون۔ پہلے دن ہی اس لڑکی کی قسمت جل جاتی ہے جو ماں کے دل کا سرور اور باپ کی آنکھون کا نور بن کر پیکے ۱۴۔ ۱۵ سال گذارتی ہے اور جو کسی ناخدا ترس انسان کے پلے باندھ دی جاتی ہے اور ایک گھر اس کی بات بات پر اعتراض اور اس کے ہر فعل پر نظر رکھی جاتی ہر اور بیگانون کی طرح ہر حرکت و سکون و فعل مین جو جو سلوک اس کے ساتھ ہوتا ہے۔ بجا اگر اس رائی رائی کو بیان کرین۔ تو دکھون اور دردون کا ایک طومار بندھ جاوے۔ مگر اس چار حرف کی بندھی ہوئی کے موہنہ سے اُف تک نکل جاوے تو وہ قابل ملامت۔ لائق سرزنش۔ ٹھہرتی ہے اور گستاخ اور بے ادب کہلاتی ہے۔ پھر یہان تک ہی بس نہین بلکہ ایک ایک کی ہر کی جدی خوشامد اس کے خاص فرائض مین داخل ہے۔ گویا کہ وہ سب کی زرخرید لونڈی ہے باوجود اس کے وہ صابرہ راضی برضا مولا۔ ع

مشکلین مجھ پر پڑین اتنی کہ آسان ہو گئین

کا وظیفہ پڑھتی۔ اپنے خالق کا خوف کر کے گذار دیتی ہے۔ مگر افسوس کہ وہ صاحب جن کے پیچھے یہ سب کچھ گوارا کرنا پڑتا ہے۔ کسی اپنے ہی غرور مین مست رہتے ہین اور اسے پاؤن کی جوتی (عورتون کو بعض مرد پاؤن کا جوتا جانتے ہین) اور ناقص العقل جان کر دل سے دور کر دیتے ہین۔ کہ وہ بے سوات جہان جگہ ملے خراب ہوتی پھرے۔ حضرت کو کوئی خبر ہی نہین نہ پرواہ بلکہ اگر کوئی چار پیسہ والا ہو تو جھٹ ایک اور پاپوش (عورت) لے لی اور جب مل جاوے چل آتا نہ پھینکی۔ اب یہ بیچاری اپنی دانست مین اگرچہ کیسی شریف اور نیکوکار ہو۔ بس خواہ مخواہ ہی اسے الزام دین گے۔ پھر نہ ہی تو خرچ دیتے ہین نہ طلاق۔ اگرچہ تمام عمر پڑی سڑتی رہے۔ خدا کی قسم یہ صریح حق تلفی اور خوفناک ظلم ہے۔ حالانکہ قرآن مجید مین کئی جگہ عورتون کے ساتھ حسن معاشرت کا حکم ہے اور خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے باوجودیکہ آپ کو حضرت صدیقہ عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے ایک خاص محبت تھی۔ یہ تو نہین کیا کہ خرچ مین مکان مین کپڑون مین حسن معاشرت مین غرض کسی بات مین بھی اور امہات المومنین سے ترجیح دی ہو۔ بلکہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ عورتون سے رحم کا برتاؤ کیا۔ چنانچہ حدیث شریف مین ہے۔ کہ ایک شخص نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنی بیٹی لایا۔ کہ یا حضرت یہ شادی نہین کرتی۔ حضرت ؐ نے اس سے پوچھا کہ کیون کیا وجہ لڑکی بولی یا رسول اللہ۔ خاوند کے حقوق بہت ہین اور مین اپنے مین یہ قابلیت نہین پاتی۔ کہ اسے راضی رکھ سکون۔ خدا کی قسم بیاہ نہ کرون گی۔ فرمایا۔ چھوڑ دو اس کو اپنے حال مین رہنے دو۔ سو یہ اس لئے کہ اگر شادی برباد کرنیوالی ہو۔ تو پھر شادی ہی کیون کرین۔ ایک اچھے خاندان کی ۔۔۔۔

[illegible]

میاں عبد الستار صاحب ۱۳۱۹ للعہ

غلام حسین شاہ صاحب $\frac{۲۰۳۴}{۲۱۶۶}$ عہ/

۱۹ جنوری ۱۹۰۹ء

شیخ نیاز احمد صاحب ۵۶ للعہ

راجہ یار محمد خان صاحب ۶۳۹ للعہ

منشی عبد اللہ صاحب ۱۴۶ ع

میاں محمد عظیم صاحب ۱۰۰۴ للعہ

میاں محمد سعید صاحب ۲۰۹۷ ع

ماسٹر مولا بخش صاحب ۹۷۲ بقایا سے

منشی عبد الخالق صاحب ۶۱۵

۲۰ - جنوری ۱۹۰۹ء

میاں عمر الدین صاحب رائیٹر ۲۱۱ ۸/

منشی محمد عالم صاحب ۱۸۷۵ للعہ

میاں عبد الرحمٰن صاحب ۸۴۵ عہ

میاں محمد اسمٰعیل صاحب ۴۲۸ ع

میاں خادم علی صاحب ۲۱۵ ع

میاں احمد علی صاحب ۹۴۹ ع

۲۱ - جنوری ۱۹۰۹ء

منشی غلام محمد صاحب ۱۱۰۶ ع

اکبر خان صاحب ۲۱۶ سے

میاں ظفر اللہ خان صاحب ۷۰۵ ع

۲۲ - جنوری ۱۹۰۹ء

میاں محمد علی صاحب پٹواری ۲۱۱۰ ع ۸/

میاں محمد الدین صاحب ۲۱۲۷ للعہ

حکیم محمد حسین صاحب ۱۲۵ للعہ

چوہدری غلام احمد خان صاحب ۷۴۶ ع

منشی محمد حسین صاحب ۸۳۲ ع

۲۳ - جنوری ۱۹۰۹ء

ابو عبد اللہ غلام محمد صاحب ۱۱۰۶ عہ ۸/

بابو سردار محمد صاحب ۲۵ للعہ

منشی محمد دین صاحب ۱۱۰۶ للعہ

سید شفیع احمد صاحب ۲۱۲۳ عہ

منشی محبوب عالم صاحب ۱۸۶۳ ع

منشی نواب خان صاحب سری نگر بقایا ع

۲۵ - جنوری ۱۹۰۹ء

نور احمد صاحب صہ

میاں عبد اللہ صاحب ۳۴۱۵ عہ

سید عادل شاہ صاحب ۲۱۳۳ للعہ

میاں نظام الدین صاحب ۳۶ ع

بابو فیروز علی صاحب ۲۹۷ للعہ

بابو عبد العزیز صاحب ۱۷۵۲ سے

منشی نور الدین صاحب ۵۸۹ ع

۲۶ - ۲۷ - ۲۸ جنوری ۱۹۰۹ء

ڈاکٹر الٰہی بخش صاحب ۲۸۹ للعہ

مولوی عبد اللہ صاحب ۴۱۹ ع

[illegible]ن صاحب ۱۰۸ للعہ

[illegible] نبی صاحب ۱۰۹۹ ع

[illegible] عبد الکریم صاحب ۲۲۵ ع

میاں غلام محمد صاحب ۲۱۴۸ ع

۲۹ - جنوری ۱۹۰۹ء

شیخ عطاء اللہ صاحب ۱۲۸۲ للعہ

چوہدری علی احمد خان صاحب ۹۸۷ ع

فضل احمد صاحب ۲۲۰۱ ع

ملک غلام احمد صاحب ۱۸۹۷ ع

حکیم نواب علی صاحب ۱۵۸۱ ع

۳۰ - جنوری ۱۹۰۹ء

چوہدری نواب دین صاحب ۲۶۷ ع

یکم فروری ۱۹۰۹ء

منشی غلام محمد صاحب ۱۶۸۳ للعہ

چوہدری مولا بخش صاحب ۲۹۴ للعہ

ملک عادل شاہ صاحب ۱۴۴۵ ع

میاں عبد الحکیم صاحب ۸۹۰ ع

مطری غلام رسول صاحب ۱۴۶۹ ع

ملک مولا بخش صاحب ۲۴۴ ع

۲ - فروری ۱۹۰۹ء

حافظ محمد صاحب جموں ۳۴ للعہ

ڈاکٹر محمد شریف صاحب ۲۱۲۰ للعہ

میاں خدا بخش صاحب ۵۹۷ ع ۸/

۳ فروری ۱۹۰۹ء

قاضی خواجہ علی صاحب ۲۱۹۷ ع ۸/

سید رسول بخش صاحب ۴۸۲ عہ/

میاں غلام نبی صاحب ۶۰۱ بقایا للعہ

میاں مولا بخش صاحب ۹۷۲ ع

۴ - ۵ - فروری ۱۹۰۹ء

بابو فرزند علی صاحب ۲۱۰۴ ع

مرزا دین محمد بیگ صاحب ۲۰۱۵ للعہ

میاں میراں بخش صاحب ۱۷۷ ع

میاں عبد الرشید خان صاحب ۹۵۴ ع ۸/

سید فخر اسلام بحساب امانت علی شاہ صاحب ۱۴۷۰ صہ بقایا

میاں جان محمد صاحب ۴۵۸ ع

۶ - فروری ۱۹۰۹ء

میاں محمد محسن صاحب کنگی ۲۱۱۷ عہ

میاں الٰہی بخش صاحب ۵۷۵ ع

میاں عبد الرحمان صاحب ۳۳۰ للعہ

میاں معراج الدین صاحب ۱۲۹۹ نقایا للعہ

میاں غلام حسین صاحب ۲۱۸۷ ع ۱۲/

۸ - فروری ۱۹۰۹ء

حکیم محمد الدین صاحب ۳۹۰ ع

میاں محمد شاہ صاحب ۱۱۷۱ للعہ

میاں چراغ الدین صاحب ۹۸۰ ع

میاں غلام رسول صاحب ۹۶۳ ع

شیخ محمد جان صاحب ۱۲۶۷ للعہ

منشی احمد الدین صاحب $\frac{۱۴}{۲۱۶۹}$ عہ

بابو فضل الٰہی صاحب ۸۴۲ ع

چوہدری عنایت اللہ خان صاحب ۱۷۱۰ للعہ

ڈاکٹر عباد اللہ صاحب ۷۳ ۳/

۹ - فروری ۱۹۰۹ء

ملک غلام محمد صاحب ۱۵۷۵ عہ

منشی احمد علی صاحب ۱۲۲۶ ع

میاں محمد جان صاحب ۸۵۴ ع

میاں مشتاق حسین صاحب ۲۱۲۶ للعہ

میاں غلام رسول صاحب لہہالیاں بقایا عہ

میاں رحمت اللہ صاحب $\frac{۱۸۴}{۲۱۷۴}$ ع ۱۲/

عالمگیر خان صاحب ۱۳۵۹ ع

میاں فضل بیگ صاحب ۱۴۵۷ للعہ

میاں عبد الرحمٰن صاحب ۱۶۷۹ ع

میاں عبد العظیم صاحب ۶۰۴ عہ ۱۴/

۱۰ - فروری ۱۹۰۹ء

میاں محمد الٰہی صاحب ۱۳۱۴

میاں غلام حمید صاحب ۱۱۷۹

میاں شمس الدین صاحب ۱۲۴۲

مولوی تاج الدین صاحب ۱۴۷۸

میاں غلام حیدر بیگ صاحب ۵۴

میاں محمد تیمور صاحب ۱۲۰۱

میاں محبوب عالم صاحب ۵۹۵ للعہ

۱۱ - فروری ۱۹۰۹ء

میاں امام الدین صاحب ۱۶۹۲ ع

میاں قادر بخش صاحب ۱۹۱۷ للعہ

میاں امام الدین صاحب ۵۴۷ ع

بابو غلام محمد صاحب ۳۶۰ للعہ

میاں محمد شریف صاحب ۱۳۷۱ ع

میر قاسم علی صاحب ۱۱۴ ع ۸/

میاں عبد اللہ صاحب ۲۱۸۵ ع ۸/

میاں نور محمد صاحب ۱۹۴۵ للعہ

بابو عبد الغنی صاحب ۲۲۰۰ للعہ

بابو محمد حسین صاحب ۳۲۱ للعہ

ولی محمد صاحب ۶۱۶ ع

۱۲ - فروری ۱۹۰۹ء

حامد حسین خان صاحب ۹۱۱ عہ ۸/

چوہدری فتح محمد صاحب ۷۸۵ للعہ

میاں مصری خان صاحب ۴۶۱۱ ع

سید قاسم شاہ صاحب ۲۱۹۵ للعہ

میاں عنایت اللہ صاحب ۸۱۸ ع

چوہدری ولی داد خان صاحب ۲۰۲ ع ۸/

۱۳ - فروری ۱۹۰۹ء

میاں حیات خان صاحب ۹۲۳ للعہ

میاں عبد الاکبر خان صاحب ۲۱۳ ع

میاں غلام حیدر صاحب ۱۹۸۷ ع

۱۴ - فروری ۱۹۰۹ء

میاں صدر الدین صاحب ۳۴۷ للعہ

چوہدری سرفراز خان صاحب ۱۴۹ للعہ

میر عابد علی شاہ صاحب ۷۵ للعہ

میاں جان محمد صاحب ۱۳۴۸ ع ۸/

میاں بازغ الدین صاحب ۹۹۷ ع

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علٰے رسولہ الکریم

صرف جڑی بوٹی سے طیار شدہ

"کشتہ روپیہ" سالم الحروف

سالم الحروف روپیہ کے کشتہ کے فوائد ایسے وسیع ہیں کہ جن کے اعتراف سے طبی دنیا لبریز ہے۔ تمام اعضائے رئیسہ پر اس کا ایسا فوری اثر ہوتا ہے۔ کہ دوسری کوئی دوائی اس کا جواب نہیں ہو سکتی۔ ہر طبقہ اور ہر زندگی کے لئے یہ کشتہ از حد مفید مانا گیا ہے اور ایک کثیر حصہ انسانی امراض کا جس کے علاج سے طبیب عاجز آجاتا ہے اس کشتہ کے استعمال سے بفضلہ شفا پا جاتا ہے۔ دماغ۔ دل۔ حافظہ۔ جگر۔ معدہ۔ گردہ۔ شانہ وغیرہ کے ضعف اور امراض کے دور کرنے میں اس کا معجزانہ اثر ثابت ہوا ہے۔ قوت حافظہ کے بڑھانے کے لئے عجیب وغریب طور پر مؤثر ہے۔ نظام عصبی میں طاقت بخشتا ہے۔ عام طاقت اور توانائی اور حرارت غریزی بڑھاتا ہے۔ خون صالح پیدا کرتا ہے۔ دل کی پژمردگی اور افسردگی میں تفریح بخشنے کا ایک عجیب ذریعہ ہے۔ دماغی کام کرنے والوں کا ایسا معین ہے۔ کہ کتنا ہی کام کرو۔ دماغ تھکنے میں نہیں آتا۔ اور سب سے بڑھ کر یہ ہے کہ قوی اور اعضائے رجولیت کی ساری ضرورتوں کو بے نظیر طور پر پورا کرتا ہے اور کسی بات کی حاجت باقی نہیں چھوڑتا۔ اس کے فوائد کتب طبیہ سے بشرح صدر معلوم ہو سکتے ہیں یہ نایاب خالص بامنن روپے کا کشتہ کئی پشتوں سے ہمارے خاندان میں بطور وراثت چلا آتا ہے۔ پھول کی طرح شگفتہ ہو جاتا اور پھول جاتا ہے اور تمام نقوش اور حروف پڑھے جاتے ہیں اور یہ یقینی اور مصدقہ امر ہے کہ خالص جڑی بوٹی سے تیار کیا جاتا ہے۔ اس کے طیار کرنے میں کوئی دھات کسی قسم کی ہرگز استعمال نہیں کی جاتی۔

اگرچہ بارہا یہ امر ثابت ہو چکا ہے لیکن پھر بھی ہم ہمیشہ اس بات کے لئے طیار ہیں کہ اپنے بیان کی تصدیق کرادیں اور ثابت کردیں کہ خالص چاندی کا کشتہ جڑی بوٹیوں سے طیار ہوتا ہے ہر ایک موسم میں بلا اندیشہ مضرت استعمال کیا جا سکتا ہے پرچہ ترکیب ہمراہ شامل ہوتا ہے۔ قیمت فی روپیہ پانچ روپیہ۔ نصف روپیہ پونے تین روپیہ (۲۳/۴) چہارم حصہ (۱۱/۲)

المشتہر

حکیم حسین بخش و حکیم فیض احمد۔ سوہا بازار ڈاکخانہ ڈبلی بازار - لاہور

تیس برس کی جانفشانی کا ثمرہ

یعنی عجیب وغریب گلدستہ تجربات نسخہ جات نادر الوجود۔ اسرار سینہ بسینہ کا خزینہ۔ مصنف کے پاس والیان ریاست سے لیکر عام آدمیوں تک کے سارٹیفکیٹ موجود ہیں۔ یہ نسخے تیس سال کی ذاتی کوشش اور جنگلوں اور پہاڑوں کی سیاحت کا نتیجہ ہیں۔ صدہا مرتبہ امتحان اور آزمائش کے بعد ان نسخوں اور کم شہرت اور وہ ہیں جو کوڑیوں کے مول طیار ہو سکتے ہیں۔ قلمبند کیا گیا ہے۔ کمزوری۔ نامردی۔ جریان۔ آتشک اور سوزاک وغیرہ امراض کے نسخوں کی کامیابی پر مصنف کو کمال فخر ہے اور دعویٰ ہے کہ ایک ایک مرض کے کئی کئی نسخے ہیں جو نسخہ سستا ہو یا طبیعت کے موافق ہو اس سے فائدہ اٹھاؤ اور آخیر سے مصنف کو یاد کرو۔ قیمت صرف ایک روپیہ محصول ۲/ مہتمم منیجر پبلک بک ایجنسی لاہور اندرون دہلی دروازہ

اشتہار صدق آثار

(الصدق ینجی والکذب یہلک)

بسوگند گفتن کہ زر مغربی است # چہ حاجت محک خود بگوید کہ چیست

میرے پاس وہ اصل ہیرا ہے۔ کہ جس کو عوام فی تولہ کئی کئی روپیہ پر فروخت کرتے ہیں۔ مگر میں کسی اشد ضرورت کی وجہ سے فی تولہ صرف پانچ روپیہ پر دیتا ہوں۔ اگر کسی صاحب کو کچھ تردد ہو۔ تو وہ محصولڈاک بھیجکر کسی تجربہ کار سے تسلی کرا سکتے ہیں۔

المشتہر

مولوی محمد یمین احمدی۔ داتہ - مانسہرہ (ہزارہ)

نوٹ - یہ ہیرا دفتر بدر سے بھی اسی قیمت پر مل سکتا ہے۔

اس ... کیا ہو سکتا ہے

ایک مشہور کارخانہ سے تیار کروا کر ریلوے رگولیٹر گھڑی جسکو ... بھی پسند کیا ہے قیمت چار روپے۔ گارنٹی ۴ سال علاوہ اس شرط کے کہ اگر چار سال کے اندر واپس کرنا چاہیں تو نصف قیمت پر واپس لی جاوے گی۔ ایسے شرط اور گارنٹی چار سال کا سارٹیفکیٹ ہمراہ گھڑی روانہ ہوگا۔ بہت جلد منگائیے۔

المشتہر

امرا ڈگم ٹریڈنگ کمپنی پیپل مہادیو اسٹریٹ دہلی

اصلی ہیرا اور ہیرے کا سرمہ

مصدقہ حضرت خلیفۃ المسیح مولانا مولوی حکیم نور الدین صاحب۔ سرمہ حضرت مولوی نور الدین صاحب کے شاہی نسخوں کے مطابق تیار ہوتا ہے۔ ہیرا قسم اول عہ قسم دوم ہے۔ سرمہ قسم اول ... عہ سوم ... علاوہ ازیں فنگی پشاوری و کلاہ زری و ساوہ ہر قسم موجود ہے۔

المشتہر - احمد نور۔ کابلی مہاجر۔ قادیان ...

رسالہ اہل الذکر لکھنؤ

اہل اسلام کی ہدایت اور اصلاح کے لئے مہینے میں دو بار مطبع احسن المطابع لکھنؤ سے شائع ہوتا ہے منکرین قرآن و حدیث کا بھی طرح خبر لیتا ہے۔ شرک و بدعت کی تردید میں گویا بم کا گولہ ہے رسالانہ چندہ عہ/ نمونہ کا پرچہ ۲ کے ٹکٹ آنے پر۔

نوٹ۔ جو صاحب ۲۵ صفر تک درخواست خریداری معہ چندہ سالانہ بھیجدیں گے ان سے عہ کے بجائے صرف ... لیا جائیگا۔ اہل الذکر میں صفحہ مذہبی جارج پڑتال کے ہوتے ہیں جس میں ہر اہل مذہب اپنے مذہب کی تائید اور مخالف کی تردید درج کرا سکتا ہے۔

ضمیمہ - آریوں۔ عیسائیوں اور ہندوؤں کی تردید اور اہل اسلام کی ہدایت کے لئے دو جز علیحدہ ماہوار شائع ہوتے ہیں قیمت سالانہ ... خریداران اہل الذکر سے بشرطیکہ تاریخ مذکور تک درخواست خریداری بھیجیں مرقع سیاسی - خاص شیعوں کے رد میں ماہوار شائع ہوتا ہے چندہ سالانہ معہ محصولڈاک ... ۲۵ صفر تک درخواست معہ چندہ بھیجنے والوں کو صرف ۱۲ روپیہ ... ملنے کا پتہ۔ مینیجر اہل الذکر مطبع احسن المطابع لکھنؤ

شریف خاتون کو نہ جانتی ہون جو تیس برس سے میکے ہے۔ حالانکہ اس کا ایک دس سالہ بیٹا ہی ہے جو میکے ہی پیدا ہوا اور جب بعض نیک طبیعتون نے میان سے کہا کہ اپنی بیوی اور اپنا بچہ گھر لے جاؤ۔ تو کہدیا چلو بچہ میرا ہی نہین۔ استغفر اللہ۔ حالانکہ بچہ اسی نیک بخت کا تہا۔ آہ! اپنی ذاتی خصومتون کی وجہ سے ان مظلومون پر تہمتین لگاتے ہین اور خدا کا خوف نہین کرتے خیر یہ تو لمبا قصہ ہے جس کے بیان کرنے کی طاقت مجہہ مین نہین۔

ایک اور ظلم سنو! حالانکہ اسلام مین کہین نہین وہ یہ کہ حنفی مذہب مین مسئلہ ہے کہ جس کا خاوند مفقود الخبر ہو وہ نوے سال تک نکاح نہ کرے اور اس کا انتظار کرے (یعنی بوڑہی ہو جاوے) تو بہ اب نوے سال کبہی کی تمام عمر ہی نہین ہوتی مگر مرد کے لئے اختیار ہے کہ ایک بیوی کا کفن بہی میلا نہ ہوا اور وہ دوسری سے اپنا گھر آباد کر لیوے اس بے انصافی کا اسلام پر کوئی الزام نہین نہ ایسے مظالم کا ذکر اسلام مین ہے بلکہ یہ سب قصور اسلام والون کا ہے کہ کسی کو شادی کرکے برباد کرتے ہین اور کسی کو اجازت ہی نہین دیتے۔ کہ وہ نکاح ثانی کرے۔ اے میرے ہمدرد بزرگو! خدا کے واسطے ان مظالم کے متعلق کوئی خاص انتظام کرو۔ آخر عورتین بھی اسی اللہ کی مخلوق ہین ان کے پہلو مین بھی دل اور دل مین درد کا احساس ہے اور اگر آپ لوگون کو ہمارا نام لینا ہی عار ہے اور ہم سچ مچ بے وفا ناقص العقل بیدین وغیرہ ہین۔ تو پہر للہ اپنے گھرون کو برباد نہ کرو نہ شادیان کرکے بربادیان لو۔ اور ہمارا نام ہی صفحہ ہستی سے کیون نہ مٹادو۔ یہ اس لئے کہ بفضل مولا دار الامان (جو فی زمانہ مرکز اسلام ہے) سے چند رسالے نکلتے ہین جن مین نہایت لائق بزرگان ملت کے قلم سے اہم مضامین حل ہوتے ہین مگر افسوس کہ کسی خدا ترس نے کبھی ہی اپنے قلم سے عورتون کے حقوق پر توجہ نہین کی نہ لکہا حضرت مفتی صاحب نے بدر خواتین مین ایک کالم نکالا تہا۔ مگر وہ بہی بے توجہی خواتین سے یا کسی صاحب کی مہربانی سے بند ہو گیا پچھلے دنون مجہے افسوس آیا۔ کہ "حقوق نسوان" پر ایک مضمون بدر مین لکہا ہی تو ہماری جانب توجہ نہین کی بلکہ مولوی شبلی کی ہمدردی نسوان پر اعتراض کر دیا۔ اگرچہ وہ اعتراض بجا تہا اور حق مگر ہمدردی مستورات کے خیالات بہی تو ظاہر فرمانے چاہئین۔ یہ تو درست نہین کہ انہین بالکل نا امید اور فراموش کر دیا جاوے۔ کوئی بزرگ قوم مہربانی فرما کر کم از کم عورتون کی نسبت احکام اسلام تو لکہدین تا ہمارے بہائی احمدی ہون یا غیر احمدی غفلت کی نیند سے جاگین۔ اور اس بے کس و بے بس فرقہ پر نگاہ ترحم اور خاص توجہ کرین۔ والسلام۔ اہلیہ اکمل از گولیکی

انتخاب الجرائد

سرویہ نے فرانس۔ روس۔ اٹلی کو مطلع کیا ہے کہ انجمن قائم رکھنے کا پختہ ارادہ ہے اور توجی کارروائی شروع نہین کی جاوے گی اگرچہ آسٹریا کی تیاری جنگ کی وجہ سے ہمارا تیار رہنا نامناسب نہ تہا۔ روس نے سرویہ کو صلاح دی ہے کہ اپنے تمام مطالبات چھوڑ دے اور طاقتون کے فیصلہ کا انتظار کرے ٹرکی نے سرویہ کو نوٹس دیا ہے۔ کہ آتشگیر اشیاء ٹرکی کی راہ سے نہ منگائے۔

مہاراجگان ڈہکاری۔ بردوان۔ کوچ بہار کے نام سمن جاری ہوئے ہین کہ جوابدہی کرین کہ رجسٹری کرائے بغیر کلکتہ کے بازارون مین موٹر کار انہون نے کیون چلائین ہر سہ مہاراجگان کی جانب سے جوابدہی کے لئے ان کے وکیل حاضر عدالت ہوئے ہین۔

چھپائی کا ٹھیکہ۔ سررشتہ تعلیم پنجاب کی کتابون کی چھپائی کا ٹھیکہ جس کے لئے پنجاب ٹیکسٹ بک کمیٹی نے ٹھیکدارون سے ٹینڈر طلب کئے تھے۔ ۲۷ فروری کو اس کا فیصلہ ہو گیا راے صاحب منشی گلاب سنگھ اینڈ سنز مطبع منشی نول کشور اور مطبع وطن تین ٹھیکیدارون کی طرف سے ٹینڈر داخل ہوئے تھے مگر ٹیکسٹ بک سوسائیٹی نے اسی خوش قسمت فرم کا ٹینڈر منظور کیا جس کے پاس ۱۷ سال سے ٹھیکہ چلا آتا ہے یعنی پانچسال کے لئے رائے صاحب منشی گلاب سنگھ اینڈ سنز کو ایک لاکھ ایک ہزار روپیہ رائلٹی پر ٹھیکہ دیا گیا۔ اب کی دفعہ ایک شرط یہ بھی ہے کہ کارخانہ مذکور ان لوگون کو جو بیس روپیہ سے زیادہ مالیت کی کتابین خریدیں ۱۰ فیصدی کمشن دیگا اور ریلوے کا کرایہ نہین لیگا اس سے فائدہ یہ ہوگا۔ کہ تمام صوبہ مین کتابین معینہ قیمت پر مل سکین گی۔

بوسنیا و ہرزیگونیا۔ آسٹریا نے منظور کر لیا ہے کہ ان صوبون کی مسلمان رعایا امور دین مین شیخ الاسلام ٹرکی کی اطاعت کر سکیگی۔

فلپائن کے ایک حاکم ضلع نے دولت امریکہ کو موروثیند کی ایک تقریب کی بابت سرکاری رپورٹ بھیجی ہے جہان ایک لڑکے کو تہ تیغ کرکے سپرد اجل کیا گیا اور پھر اس کے ٹکڑے ٹکڑے کرکے پجاریون مین تقسیم کئے ان بوٹیون کو انہون نے اس دن کی یادگار کے طور پر رکھ لیا اور جسم کے باقی حصے کو زمین مین دفن کر دیا۔

مجرمانہ تقریرون کے لئے دس سال کی سزا ملی۔

ہفتہ گذشتہ مین دہلی مین ژالہ باری ہوئی اس سے شہر کے پرسنے تین سو میونسپل لیمپ شکستہ تھے۔

فیروزپور کے متصل ایک چلتی ہوئی مال گاڑی سے ۹ بندوقین چرائی گئین۔ بارہ ملزم گرفتار کئے گئے۔

سرحدی صوبہ مین دس لاکھ ۳ ہزار ایکڑ زیر کاشت گندم ہے لیکن بارش کی بہت سخت ضرورت ہے۔

دالریاست جیند سے پانی پت (کرنال) تک ریلوے بنانے کا حکم ہو گیا۔ پیمائش کرنے لگے۔

پاپچیامئو (الہ آباد) سے اناؤ تک ریلوے پر ۵ ۱۳ لاکھ صرف ہوگا کل ۱۵۴ میل ہوگی۔

پنجاب مین توسیع آبپاشی کی سہ نہری کنال زیر تعمیر ہے۔ اس بار ۸۰ تا ۹۰ لاکھ روپیہ سالانہ خرچ کرین گے۔

ہند مین ایک لاکھ ۷ ہزار آدمی خیراتی کامون پر ہین صوبجات متحدہ مین ۳۴ ہزار بنگالہ مین ۷۷ ہزار۔

شرقی بنگال ریلوے پر جو تعزیری پولیس حفاظت سڑک کے لئے قائم کی گئی اس کا ماہوار خرچ سات ہزار ہے۔ اس پولیس کے سپاہیون پر راتون کو پتھر پڑتے ہین دو سپاہی زخمی ہو گئے لیکن پتہ نہین لگا سکے۔

سردار یار محمد خان بہادر سی آئی ای سابق وزیر جاوره فوت ہو گئے ٹرسٹی علیگڈھ کالج تھے۔

اکیاب مین سخت آگ لگی نوے گھر جل گئے تین لاکھ کا نقصان ہوا۔ ایک ہزار بے خانمان۔

ناگپور کی نمائش قریب ڈیڑھ لاکھ آدمیون نے دیکھی۔ پون لاکھ روپیہ سے بھی زیادہ بچت ہوگی۔

مسٹر تلک کی اپیل کی درخواست پریوی کونسل نے خارج کر دی تمام امیدین ختم۔

برٹش ہوس لارڈ مین ہندی کونسلون کا مسودہ قانون پاس ہوا لیکن ایک باز دکٹ گیا ہے۔ صوبجات کے لئے اگزکٹو کونسلون کی اصلاح خارج کی گئی صرف بمبئی مدراس مین یہ کونسلین رہینگی۔

تبریز مین خانہ جنگی تیز ہے۔ انقلاب پسندون نے غلبہ پایا شاہی فوج کو بھگا دیا۔ قحط و ناچاقی عام۔

جمعرات گذشتہ کو مسٹر ٹافٹ نے پریسیڈنٹ امریکا کا چارج سنبھالا۔ واشنگٹن مین دربار ہوا تہا۔ مسٹر ٹافٹ نے اپنے سابق مسٹر روسیولٹ کی پیروی منظور کی لیکن بحری طاقت بڑھائین گے اسی روز صوبہ واشنگٹن مین اس زور کی برفانی بارش ہوئی مگر

معذرت } پچھلے ہفتے ابر محیط آسمان رہا اور حضرت امیر المومنین کی طبیعت بھی ناساز تھی اس لئے درس قرآن شریف نہ ہو سکا - میں نے ضمیمہ تفسیر بغیر ان کی نظر ثانی کے (جیساکہ وہ ہر ہفتے مہربانی فرما کر پروف دیکھ لیا کرتے ہیں) شائع کرنا مناسب نہ سمجھا - پھر پتھر ٹوٹ گیا اور پریس بھی قابل مرمت ہوگیا جو تین چار روز کے بعد کام دینے کے قابل ہوا اس لئے ۴ - مارچ کا اخبار نہ نکل سکا - اب ۱۱ - مارچ کو دو اکٹھے نمبر شائع کئے جاتے ہیں - امید کہ معزز ناظرین اس تعویق کو جو تقدیر الٰہی سے واقع ہوئی معاف فرمائیں گے - والعذر عند کرام الناس مقبول

کرشن اوتار } ہمارے مکرم معظم خواجہ کمال الدین صاحب پلیڈر چیفکورٹ لاہور نے حضرت مسیح موعود کے کرشن اوتار ہونے کے ثبوت میں یہ ایک نہایت ہی لطیف اور مدلل رسالہ لکھا ہے - جسے آپنے ہزاروں کی تعداد میں چھپوا کر مفت تقسیم کرایا ہے - اب ان کے پاس دو ہزار جلد کے قریب باقی رہ گیا ہے - معزز ناظرین میں سے جن کو ضرورت ہو وہ محصولڈاک بھیجکر چند جلدیں منگوالیں اور اپنے ہندو دوستوں میں تقسیم کریں - دفتر بدر میں درخواست نہ بھیجیں - بلکہ خواجہ صاحب کو خود بذریعہ کارڈ لکھکر اسکے پتہ پر اطلاع دیں اور اگر اس کار خیر میں ثواب حاصل کرنے کی نیت سے کچھ رقم بھیجدیں تو وہ بھی عنداللہ ماجور ہوں گے۔

جیبی گھڑی } جس جیبی گھڑی کا اشتہار کچھ ہفتوں سے ہمارے اخبار میں چھپ رہا ہے ہمارے پاس بھی یہ گھڑی پہنچی ہے - دیکھنے میں یہ گھڑی خوبصورت اور مضبوط پائدار معلوم ہوتی ہے اب تک تو ہمارے پاس اچھا ٹائم دیتی ہے -

---

ضرورت ہے } آج سے کوئی بیس سال پہلے سرکاری مدارس میں جو انگلش پرائمر رائج تھی اسکی ہمارے ایک دوست کو ضرورت ہے، اگر کسی صاحب کے پاس ہو تو وہ مجھے روانہ کرے بڑی مہربانی ہوگی - ایڈیٹر

میرے پیارے برادران احمدی سلمہ اللہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - میرا لڑکا محمد ثناء اللہ پر سال امتحان انٹرنس میں فیل ہوگیا تھا - بفضلہ اس سال آجکل پھر شامل امتحان ہوا ہے لله دعا فرماویں کہ اس سال اعلےٰ نمبروں میں کامیاب ہو - اس کی کامیابی پر میں دو روپیہ ماہوار انشاء اللہ ایک سال تک اس فنڈ میں چندہ بھیجتا رہونگا جس میں حضرت امیر المومنین حکم دیں گے - والسلام - خاکسار غلام محمد پھلوری از شاہ پور کنڈی (گورداسپور)

رعایتی قیمت پر اطلاع } برادران! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ میرے پاس فائل الحکم ۱۸۹۸ء سے لیکر ۱۹۰۸ء تک اور بدر کے فائل ۱۹۰۲ء سے لیکر ۱۹۰۸ء تک اور رسالہ انگریزی میگزین ۱۹۰۲ء سے لیکر ۱۹۰۸ء تک ہیں - اگر کوئی صاحب خریدنا چاہیں تو خرید فرما سکتے ہیں

المشتہر - محمد عالم از قادیان

خریداران بدر کے لئے ایک تحفہ

صاحبان! اگر آپکو اپنے پروردگار کی کلام کا کچھ بھی شوق ہے اور آپ یہ چاہتے ہیں کہ قرآن دعائیں جو کہ مستجاب ہیں اپنے حوائج میں ... ... پڑھیں تو ہم سے رسالہ (ادعیۃ القرآن مترجم اردو) بقیمت ۲ / محصولڈاک منگاکر پڑھیں چونکہ ۲ / کا وی پی ہو نہیں سکتا اسلئے درخواست ۵ سے کم نہ ہونی چاہیئے اور یا ۲ / کے ٹکٹ بھیجدیں - **نوٹ** - ۴ جلد کے خریدار کو ایک جلد اور دس جلد کے خریدار کو چار جلدیں مفت دی جائیں گی -

المشتہر - ابن عبا داللہ السید محبوب شاہ مقام و ڈاکخانہ مانسہرہ ضلع ہزارہ

ہماری قوم توجہ فرمائے } اور خدا تعالیٰ کا فضل شامل ہو تو دار الکتب احمدیہ کا ملک کی ایک نظیر لائبریری بن جانا کچھ دشوار نہیں - دار الکتب احمدیہ کے لئے ایک جدید مکان بنکر تیار ہو گیا ہے اس وقت تک جس قدر کتابیں ہر علم وفن کی لائبریری کے اس جدید مکان کی الماریوں میں موجود ہیں انکی تعداد ایک ہزار سے زیادہ ہے یہ تعداد تو بہت ہی ناکافی ہے لیکن حضور امیر المومنین وخلیفۃ المسلمین نے چونکہ اپنا عظیم الشان کتب خانہ بھی دار الکتب احمدیہ کو عطا فرما دیا ہے اس لئے اس موجودہ مکان سے ملحق ایک اور بڑا کمرہ بنانے کی ضرورت محسوس ہو رہی ہے لیکن سلسلہ کی عظمت اور ہماری قوم کی علم پروری جو شہرت حاصل کر چکی ہے اس کے مناسب حال قومی کتب خانہ اس وقت بن سکتا ہے کہ اس دار الکتب کی خدمت کو ایک قومی کام سمجھ کر قوم کی متفقہ کوشش اس جانب مبذول ہو دار الکتب کو یکمشت معقول سرمایہ اور استمراری مثلاً ماہوار مقررہ اعانتوں کی سخت ضرورت ہے - امید ہے کہ ہماری باغیرت اور باہمت قوم اس طرف ضرور توجہ فرمائیگی - علاوہ ازیں دار الکتب کی سب سے بہتر مدد یہ بھی ہے کہ جس بھائی کے پاس کسی علم وفن اور کسی زبان کی ... مطبوعہ خواہ قلمی کتابیں ایسی ہوں جو وہ دار الکتب کو ہبہ کر سکیں تو ضرور روانہ فرماکر اس صدقہ جاریہ میں حصہ لیں یہ کتابوں کی مدد روپیوں کی امداد سے ہرگز کم نہ سمجھی جاویگی

بعض شریف خاندانوں میں پرانے زمانہ کی نایاب قلمی کتابیں موجود ہوتی ہیں اور ان سے بہت ہی کم فائدہ اٹھایا جاتا ہے ایسی کتابیں یہاں آکر نہایت حفاظت واحتیاط سے رہیں گی اور باکثرت لوگوں کی نظر سے گذرتی رہیں گی جو ایسی کتابیں ہبہ کے طور سے ہیں کتابیں عطا کرنے والے حضرات کے نام معہ فہرست کتب عطا کردہ انشاء اللہ تعالیٰ شائع بھی ہوتے رہیں گے تاکہ دوسروں کو ترغیب ہو خدا کرے میری باتوں میں اثر ہو اور قوم کی توجہ کے لئے اسی قدر گذارش کافی ہو - آمین -

راقم - اکبر شاہ خان نجیب آبادی نائب افسر دار الکتب احمدیہ قادیان

ہر ایک کاروباری انسان - صاحب جائداد - رئیس - جج - مجسٹریٹ - رجسٹرار - مصنف - مورخ - اڈیٹر - شاعر - وکیل - مختار - اکونٹنٹ - محاسب - پنشنرز - مہاجن - ساہوکار - عرضی نویس - ایجنٹ - بیوپاری - ٹھیکیدار - پٹواری - نمبردار وغیرہ کی عمر بھر ہر روز کار آمد کے لئے ایک نایاب اور ضروری کتاب

تقویم عمری یعنی ۱۷۸۳ء سے ۱۹۰۷ء تک

ایک سو پچیس ۱۲۵ برس کی جنتری

یہ بات آپ کو اچھی طرح معلوم ہے کہ انسانی سوسائیٹی کے حقوق میں انصاف اور امن اور اعتدال قائم رکھنے کا بڑا مدار تاریخوں کے انتظام اور نگہداشت پر ہے آپکو ذاتی تجربہ سے بھی معلوم ہوگا کہ حساب - کتاب - بہی - کھاتے - وثیقے - پرانے دستاویز - دعوے - جواب دعوے - روزنامہ - مضمون - تاریخیں اہل مقدمات اور گواہوں کے بیانات لکھنے اور انکی صحت اور عدم صحت کے متعلق صحیح رائے قائم کرنے اور پیدائش و موت اور دوسرے امور (جن کیساتھ حقوق اور تواریخ وابستہ ہیں) کے متعلق گذشتہ سالوں کی تاریخیں معلوم کرنے کی کس قدر ضرورت پڑتی ہے اور متفرق طور پر پرانی جنتریوں کی تلاش میں کتنا وقت اور روپیہ خرچ ہوتا ہے اور کیسی کیسی دقتیں اور مشکلات پیش آتی ہیں -

ان دقتوں کو رفع کرنے کے لئے اس کارخانہ نے بڑی محنت اور صرف سے گذشتہ ایک سو پچیس برس کی سنہ سن جنتری طیار کر کے عمدہ کاغذ پر چھاپی ہے اس جنتری میں ۱۷۸۳ء سے ۱۹۰۷ء تک ۱۱۹۷ ہجری سے ۱۳۲۵ ہجری ۱۱۹۰ فصلی سے ۱۳۱۵ فصلی اور سمت ۱۸۳۹ بکرمی سے ۱۹۶۴ بکرمی تک کے تمام سنین مروجہ کی تاریخیں ایک دوسرے کے مقابل ایسے اسلوب سے لکھی ہیں کہ ہر ایک سال کی ہر ایک تاریخ اور اسکے مطابق دوسرے سنوں کی تاریخیں بہت آسانی سے دیکھی جا سکتی ہیں - اس عجیب وغریب جنتری کو جو ایک ضخیم کتاب بن گئی ہے بہت سے معزز حکام قانون پیشہ اصحاب - رئیسوں اور تاجروں نے دیکھا اور بہت پسند فرما کر خرید کیا اور اپنے دوستوں کو اس کی خریداری کیلئے تحریک کر کے ہمیں بڑی خوشنودی ظاہر فرمائی ہے ہر ایک گھر - دفتر - کتبخانے - دکان - کچہری - کارخانے میں یہ جنتری بہت مفید ثابت ہوگی لہذا آپکی خدمت میں بھی التماس ہے کہ آپ بہت جلد اسکی خریداری کیلئے ارشاد کریں باوجود اتنی خوبیوں کے قیمت صرف تین روپے (۳ عہ) ہے محصول بذمہ خریدار

(المشتہر - خاکسار معراج الدین عمر نولکھا - لاہور)